خطبات خواجہ شمس الدین عظیمی

ACD 57

Track - 2

13:38

''اللہ تک رسائی ایثار کے بغیر ممکن نہیں ہے''

انوار اور ان کی حکمت کا براہ راست عمل دخل ہے۔اب دو چار سورتیں ...
جیسے والعصر ان الانسان لفی خسر ... عصر کہتے ہیں زمانے کو۔ والعصر ...
قسم ہے زمانے کی ، ان الانسان لفی خسر ... انسان جو ہے وہ گھاٹے اور خسارے
میں ہے۔ اللہ تعالیٰ زمانے کی قسم کھاکے کہتے ہیں کہ انسان خسارے میں ہے۔
مگر وہ لوگ یا وہ انسان خسارے میں نہیں ہے جو یقین رکھتے ہیں۔ اب یہ جتنے
ہمارے روحانی طلبا ہیں وہ اس بات کو جانتے ہیں اور انہوں نے کتابوں میں پڑھا
ہے ، تقاریر میں بھی سنا ہے کہ یقین مشاہدے کے بغیر مکمل نہیں ہوتا۔ جب تک
مشاہدہ نہیں ہوتا یقین کی تکمیل نہیں ہوتی۔ الا الذین امنوا ... وہ لوگ جو
یقین رکھتے ہیں یعنی جن کی آنکھ کھلی ہوئی ہوتی ہے جو غیب کی دنیا کو
دیکھتے ہیں ... الا الذین امنوا ۔ و تواصوا بالحق و تواصوا بالصبر ... اور لوگوں کو
بھلائی کی طرف اللہ کی طرف دعوت دیتے ہیں۔ ظاہر ہے جب تک آپ کو اللہ
تعالیٰ کی ذات بابرکات کا علم نہیں ہوگا ، اللہ سے آپ کا رابطہ اور تعلق نہیں
ہوگا ، اللہ کی ذات کا مشاہدہ نہیں ہوگا آپ لوگوں کو اگر حق کی دعوت دے
رہے ہیں تو وہ آپ اپنے آپ سے انصاف نہیں کررہے ہیں۔ ایک آدمی جسے
انگریزی نہیں آتی انگریزی کتاب لے کر بیٹھ جائے اور لوگوں کو پڑھانا شروع کردے
تو وہ اپنے آپ کو بھی دھوکہ دے رہا ہے ، لوگوں کو بھی دھوکہ دے رہا ہے۔ الا
الذین امنوا و عملوالصالحات و تواصوا بالحق ... یعنی وہ لوگ خسارے میں اور
گھاٹے میں نہیں ہیں جنہوں نے عمل صالح کیا۔ عمل صالح کیا اور لوگوں کو
ہدایت کی طرف بلایا، حق کی طرف بلایا، اور لوگوں کو صبر کی ، برداشت
کرنے کی یعنی اللہ تعالیٰ کے لئے انسان محنت کرتا ہے، جدوجہد کرتا ہے، کوشش
کرتا ہے تو اس کے اوپر صبر کی تلقین کرتے ہیںکہ جلد بازی نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ
نے فرمایا کہ انسان کے اندر چار بہت بڑی برائیاں ہیں یہ ظالم ہے، جاہل ہے،
ناشکرا ہے اور جلد باز ہے۔ و تواصوا بالصبر ... کہ وہ لوگوں کو اس بات کی
تلقین کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو پانے کے لئے ، اللہ تعالیٰ کو ڈھونڈنے کے لئے اللہ
تعالیٰ تک رسائی کے لئے آدمی کے اندر برداشت ہونا چاہئے، صبر ہونا چاہئے۔ تو
یہ ایک سورت یہ بھی ہوگئی۔ اب دوسری سورت ہے ۔ انا اعطینک الکوثر ۔ اللہ
تعالیٰ حضور پاک ﷺ کو ارشاد فرماتے ہیں ہم نے تمہیں کوثر عطا کی۔ کوثر جنت
میں ایک نہر ہے جس کا نام کوثر ہے۔ یا جنت میں ایک زون وہ زون ہی ہے پورا
اس زون کو کہتے ہیں یعنی جنت کا ایک ایسا رقبہ یا ایسا باغ آپ ﷺ کو عطا کیا

کہ جس میں کوثر ہے۔ کوثر معنی تسکین بھی کہتے ہیں۔ یعنی ایسی جگہ
جہاں تسکین کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔ فصل لربک وانحر ... اور آپ ﷺ اپنے رب
سے ربط قائم کریں اس کو آپ نماز پڑھیں کہہ دیں اور قربانی دیں۔ یعنی قربانی
دیں نماز ، جب اللہ تعالیٰ کے لئے نماز پڑھیں یا ربط قائم کریں تو اس میں ایثار
سے کام لیں۔ اب اس کا ایک ترجمہ یہ بھی ہے کہ نماز پڑھو اور قربانی دو۔ بقر
عید کی قربانی دو چلئے اگر وہ قربانی بھی منشاء ہے تب بھی اس میں بھی پیسے
کا ایثار ہے۔ محنت کا ایثار ہے۔ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ربط
قائم کرو ایثار کے ساتھ۔ ایثار وہاں ہوگا جہاں آدمی کی اپنی نفی ہوگی۔ جب
تک آدمی اپنی نفی نہیں کرے گا ایثار نہیں ہوگا۔ مثلاً ایک آدمی ہے وہ اللہ تعالیٰ
کے لئے خیرات کرتا ہے تو اب وہ اپنی انا یا اپنی ذات اس میں یہ کہ پیسے جمع
کرو دولت جمع کرو وہ کہتاہیں ایثار کرو۔ اپنے آپ کی وہ نفی کرے گا۔ جب تک
نفی نہیں کرے گا کوئی آدمی خیرات نہیں کرسکتا ایثار نہیں کرسکتا۔ ان شانئک
ھوالابتر ... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو لوگ آپ کو برا بھلا کہتے ہیں دشنام
طرازی کرتے ہیںیا آپ کو اچھا نہیں سمجھتے وہ اللہ کے نزدیک ابتر ہیں۔ یعنی
اللہ تعالیٰ نے ایک قسم کی بددعا ہے یہ۔ تو اب اس سورت میں بھی آپ دیکھئے
وہی ایثار، وہی صبر ، وہی اللہ تعالیٰ سے ربط اور تعلق قائم ، وہی اللہ تعالیٰ
نے جو جنت میں رسول اللہ ﷺ کو حوض کوثر کی بشارت عطا فرمائی ۔ لیکن یہ
ساری چیزیں اس وقت ہوں گی کہ جب آپ کی طرز فکر وہ ہوگی جو نبیوں کی
طرز فکر ہے اولیاء اللہ کی طرز فکر ہے، یا جنت میں رہنے والے لوگوں کی طرز
فکر ہے۔ اب دوسرا ترجمہ یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ سورۃ کوثر میں اللہ تعالیٰ
حضور پاک ﷺ سے مخاطب ہیں اور فرمارہے ہیں کہ ہم نے تمہیں تسکین عطا
فرمائی، سکون عطا فرمایا، جنت عطا فرمائی، اب تمہارا کام یہ ہے کہ تم
ہمارے سے تعلق جو ہے ہم نے تو قائم کردیا ہے اسے اور زیادہ قائم کرو، اور
زیادہ بڑھاؤ ، اور ہمارے لئے زیادہ سے زیادہ ایثار کرو۔ مثلاً اب آپ لوگ یہاں جمع
ہیں تو یہ ایثار کی ہی تعریف میں آئے گا کہ ایسے وقت جب سونے کا وقت ہے
گھر میں آرام سے آپ سو سکتے تھے اب یہاں آپ جاگ رہے ہیں۔اللہ کے لئے جاگ
رہے ہیں تو یہ وقت کا ایثار ہوگیا۔ آرام کا ایثار ہوگیا۔ چوتھی سورت ہے قل
یھاالکافرون۔ اے پیغمبرﷺ! ان سے کافروں سے کہو ... قل یھا الکافرون ... ان
کافروں سے آپ ﷺ کہہ دیجئے رسول اللہ ﷺ کہ تم جس کی عبادت کرتے ہو تم
اس کی عبادت کرتے رہو۔ میں نے اس کی عبادت نہیں کرنی۔ میں جس کی
عبادت کرتا ہوں ظاہر ہے تم اس کی عبادت نہیں کرتے۔ لہٰذا تم اپنے دین پر
قائم رہومیں اپنے دین پر قائم ہوں۔ لکم دینکم ولیدین۔ اس میں بھی طرز فکر
کا اللہ تعالیٰ نے تذکرہ فرمایا کہ کافر لوگوں کی طرز فکر بالکل الگ ہے۔ اور ان
لوگوں کی جو مومن ہیں طرز فکر بالکل الگ ہے۔ اور حضور پاک ﷺ نے جب یہ
سورت پڑھی یعنی جب اللہ تعالیٰ نے کہا کہ کافروں سے یہ کہہ دو کہ میرا
تمہارا کوئی واسطہ نہیں ہے کوئی تعلق ہی نہیں ہے۔ میری طرز فکر ہی الگ

ہے۔ آپ کی طرز فکر ہی الگ ہے۔ تم بتوں کو پوجتے ہو۔ میں بتوں کی مخالفت
کرتا ہوں۔ تومیں نے تمہاری طرز فکر کو نہیں اختیار کرنا۔ اب تم میری طرز
فکر نہیں اختیار کرنا چاہتے نہ کرو۔ تمہارا دین تمہارے ساتھ ہے۔ میرا دین میرے
ساتھ ہے۔ چوتھی سورت سورۃ اخلاص ہے۔ قل هو ا اللہ احد اللہ الصمد لم یلد
ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد۔ اس میں بھی اللہ تعالیٰ نے مخلوق اور خالق کا
رشتہ بیان کیا ہے۔ آپ کئی دفعہ سن چکے ہیں کہ اس میں سورۃ اخلاص میں
پانچ چیزوں کا اللہ نے تذکرہ کیا ہے کہ اللہ ایک ہے۔ مخلوق ایک نہیں ہوسکتی۔
اللہ کے کوئی اولاد نہیں ہے، مخلوق کی اولاد بھی ہوتی ہے۔ اللہ کسی کا بیٹا
نہیں ہے مخلوق بیٹے کے علاوہ مخلوق ہوتی ہی نہیں ہے۔ ولم یکن لہ کفوا احد
... اللہ کا کوئی خاندان نہیں ہے مخلوق کا تو مطلب ہی خاندان ہے۔ اب ایک
اللہ کی تعریف صفت ہے اللہ الصمد کہ اللہ بے نیاز ہے۔ مخلو ق واحد نہیں
ہوسکتی کبھی کثرت ہی رہے گی۔ مخلو ق مجبور ہے کہ وہ کسی کا بیٹا ہو،
بیٹی ہو۔ مخلوق کے لئے مجبوری ہے کہ وہ کسی کی ماں ہو کسی کا باپ ہو۔
مخلوق کے لئے مجبوری ہے کہ اس کا کوئی خاندان ہو۔ اب ایک صفت ہے کہ
مخلوق اگر مخلو ق سے بے نیاز ہوجائے تو وہ یہ کام کرسکتی ہے۔ مثلاً آپ اپنے
سب سے بے نیاز ہوجائیں، بیٹے سے بے نیاز ہوجائیں، ماں باپ سے بے نیاز
ہوجائیں۔ خاندان سے بے نیاز ہوجائیں۔ بھئی میرا تو دروبست اللہ مالک ہے بس۔
اب جن سے آپ بے نیاز ہورہے ہیں ان کا بھی تو مالک اللہ ہی ہے۔ وہ کوئی ایک
صاحب گئے کسی بادشاہ سے ملنے وزیر نے کہا تھوڑا انتظار کروملواتے ہیں۔ تو
اس نے جھانک کے دیکھاتو بادشاہ دعا مانگ رہا تھا۔ وزیر سے اس نے پوچھا کہ یہ
بادشاہ کیا کررہا ہے۔ اس نے کہا بھئی مانگ رہا ہے۔ کہنے لگا کیا مانگ رہا ہے۔
کہا بھئی مانگ رہا ہے جو اس کو ۔ کہنے لگا بھئی بادشاہ کو بھی مانگنے کی
ضرورت ہے۔ کہاں ضرورت ہے تو مانگ رہا ہے۔ کس سے مانگ رہا ہے۔
کہنے لگا کہ اللہ سے مانگ رہا ہے۔ کہنے لگا کہ میرے جیسا تو کوئی بے وقوف
ہی دنیا میں پیدا نہیں ہوا کہ جس سے بادشاہ مانگ رہا ہے میں اسی سے جاکے
کیوں نہ مانگوں۔ مجھے بادشاہ سے کوئی کام نہیں ہے۔ تو اب یہ بات کہ بے نیاز
ہونا ۔ بے نیاز ہونے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ آپ اولاد کو چھوڑ دیں، والدین کو
چھوڑ دیں، والدین کی خدمت نہ کریں۔ بے نیاز ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اپنے دینی
اور دنیاوی توقعات صرف اور صرف اللہ سے وابستہ رکھیں۔ سورۃ اخلاص میں
یہ اللہ تعالیٰ نے ایک گر کی بات بتائی ہے کہ انسان اگر مخلوق سے بے نیاز ہوکر
صرف ہمارے ساتھ اپنی احتیاج قائم کرلے تو ہم اس کے ساتھی ہیںاور اس کی
پوزیشن وہی ہوجائے گی جو خالصتاً اللہ کی مخلوق کی ہوتی ہے۔ تو یہ چاروں
سورتیں ہم انشاء اللہ ورد کریں گے۔ الحمد شریف ہر سورت میں پڑھی جاتی
ہے۔ اس کا ترجمہ بھی یہی ہے کہ سب تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جو عالمین
کے لئے وسائل فراہم کرنے والا ہے۔ باقی اس کی تشریح یہی ہے کہ بات یہ ہے
کہ یہ ساری چیزیں ایسی ہیں کہ اللہ تعالیٰ مخلوق کو متوجہ کررہے ہیں کہ

مخلوق اللہ کی طرف متوجہ ہو تاکہ مخلوق کا اللہ کے ساتھ رشتہ قائم ہو۔ اور جب یہ سورتیں پڑھی جائیں گی تو آپ دہرائیں بھی اور ساتھ ساتھ یہ ترجمہ بھی اپنے ذہن میں رکھیں کہ انسان گھاٹے اور خسارے میں ہے۔ اگر اس کے اندر کی آنکھ نہیں کھلی۔ اور جو لوگ خسارے مینہیں ہیں ان کا طرز عمل یہ ہے کہ وہ خود بھی عمل صالح کرتے ہیں لوگوں کو عمل صالح کی تلقین کرتے ہیں۔ خود بھی صبر کرتے ہیں اور لوگوں کو صبر و شکر کی تلقین کرتے ہیں۔ دوسری سورت وہ ان اعطینک الکوثر ہے۔ اللہ تعالیٰ رسول اللہ ﷺ پر جو انعام اللہ تعالیٰ نے فرمائے ہیں اس کا اظہار فرمارہے ہیں کہ ہم نے تمہیں کوثر عطا کی۔ اس لئے آپ ﷺ ہمارے ساتھ ربط قائم کریں اور قربانی دیں، ایثار کریں۔ اور جب آپ ایسا کریں گے کوئی بندہ ایسا کرے گا آپ کی امت میں کوئی بندہ بھی ایسا کرے گا اب اس کا جو برا چاہے گا اس کا ہم برا چاہیں گے۔ ان شانئک هوالابتر ... اگر کوئی تمہیں برا کہے گا تو ہم کہتے ہیں کہ وہ برا ہے۔ سورۃ کافرون میں بھی یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بت پوجنا مشرک ہونا ، اللہ سے دور ہونا یہ الگ ایک طرز فکر ہے۔ اور اللہ کی عبادت کرنا یہ الگ ایک طرز فکر ہے۔ سورۃ اخلاص میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا اس کا لب لباب یہ ہے کہ مخلوق سے توقعات قائم کرنے کے بجائے اللہ سے توقعات قائم کی جائے۔

★★★★★